سوال

(326) مسجد میں داخل ہونے والا بلند آواز سے سلام کہہ سکتا ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسجد میں جب نمازی نماز پڑھ رہے ہوں تو کیا ہم بلند آواز سے ''السلام علیکم ' کہہ سکتے ہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بحالتِ نماز باآواز بلند سلام کہا جاسکتا ہے لیکن اس کا جواب انگلی یا ہاتھ کے اشارہ سے ہونا چاہیے ۔ چنانچہ ترمذی میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث میں ہے :

'قَالَ : قُلتُ لِبِلَالٍ کَیفَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَرُدُّ عَلَیہِم حِینَ کَانُوا یُسَلِّمُونَ عَلَیہِ وَہُوَ فِی الصَّلَاةِ ؟ قَالَ : کَانَ یُشِیرُ بِیَدِہٖ 'سنن الترمذی ، بَابُ مَا جَاءَ فِی الاِشَارَةِ فِی الصَّلَاةِ ، رقم : ٣٦٨

''ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا : میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا ، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ِنماز لوگوں کے سلام کا جواب کس طرح دیتے تھے ؟ کہا : ہاتھ کے اشارے سے ؟''

صاحب ''مرعاة المفاتیح'' فرماتے ہیں :

'وَالحَدِیثُ فِیہِ دَلِیلٌ عَلٰی جَوَازِ رَدِّ السَّلَامِ فِی الصَّلٰوةِ بِالاِشَارَةِ وَہُوَ مَذہَبُ الجُمہُورِ : وَاختَلَفَ الحَنَفِیَّةُ ، فَمِنهُم مَن کَرِہَہٗ ، وَمِنهُمُ الطَّحَاوِیُ ، وَمِنهُم مَن قَالَ : لَا بَأسَ بِہٖ '

''اس حدیث میں اس امر کی دلیل ہے ، کہ نماز میں سلام کا جواب اشارے سے ہونا چاہیے ۔ جمہور کا مسلک یہی ہے ۔ البتہ حنفیہ کا اس میں آپس میں اختلاف ہے ۔ بعض نے مکروہ کہا اوران میں الطحاوی ہیں ، جب کہ بعض نے کہا ہے ، کہ اس میں کوئی حرج نہیں ۔''

بلاشبہ دلائل کے اعتبار سے راجح اس کا جواز ہی ہے ۔ مسئلہ ہذا پر سیر حاصل بحث کے لیے ملاحظہ ہو! ''المرعاة'' (٢ ١٢)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 309

محدث فتویٰ